کو خصوصی اہمیت دیجاتی ہے۔ یہ ان میں ایک بہترین اور نمایاں ترد وجہ لیے ہوئے ہے۔ اس مثنوی کی بنیاد ان ایشیائی تصورات پر ہے جنہیں الفاظ کا پیراہن پہنا دینے کے بعد صرف "شاعری" کہا جاسکتا ہے اس میں چار قصے ہیں جو "واقعیت" کے لحاظ سے سرتاپا "الف لیلہ" "طلسم ہوشربا" "داستانِ امیر حمزہ" اور "فسانۂ عجائب" وغیرہ جیسے لٹریچر میں جگہ پانے کے مستحق ہیں۔ ان میں "آتش پرستان فارس" دوسرے قصوں سے زیادہ اچھا ہے! — "لالہ رُخ" کو اُردو زبان میں منتقل کرنے کا سہرا لطیف الدین احمد صاحب اکبرآبادی کے سر ہے جو بقول نیاز فتحپوری نگار کے "اکتشافات ادبیہ" میں سے ہیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ نگار کی شہرت و مقبولیت میں خود لطیف صاحب کا بہت بڑا حصہ ہے "لالہ رُخ" نگار کے ابتدائی پرچوں میں بالاقساط شائع ہوچکی ہے، اور لطیف صاحب کا ترجمہ اصل سے کسی حیثیت میں بھی کم نہیں تخیل کی وہی نزاکتیں، انداز بیان کی وہی شیرینی و لطافت، کیفیات کی ترجمانی کے لیے اسی قسم کے سرشارانہ الفاظ۔ غرض سب کچھ اصل کے ہم پایہ ترجمہ میں موجود ہے۔ درانحالیکہ یہ نثر کا نہیں بلکہ نظم کا ترجمہ ہے، اور ظاہر ہے ایسی صورت میں اصل کی ساری خوبیوں کو برقرار رکھتے ہوئے کامیابی حاصل کرلینا کوئی سہل کام نہیں لیکن لطیف صاحب اس مثنوی کے ترجمہ کی ہر ایک پیچیدہ و نازک وادی سے بہت خوبی کے ساتھ گذرے ہیں اور ان کی اس خوبصورت روانی میں کہیں بھی کوئی رکاوٹ یا لغزش محسوس نہیں ہوتی اگرچہ انہیں اس مرحلہ کو طے کرنے کے لیے بیشتر تصرفات سے کام لینا پڑا ہے۔ کتاب میں متعدد تصاویر بھی شامل ہیں کتابت معمولی۔ کاغذ و طباعت عمدہ صفحات ۲۲۲ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت مجلد ۸؍ کتب خانۂ علم وادب دہلی سے طلب کیجیے۔ م۔

حیدر علی | یہ ایک تاریخی ناول ہے جس کے مصنف "تاریخ جنوبی ہند" کے فاضل مؤلف محمود خاں صاحب محمود ہیں، اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناول شرر مرحوم کے انداز نگارش کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے، جس سے محمود صاحب بہت متاثر معلوم ہوتے ہیں۔ پلاٹ کی پیچیدگی کو بڑھانے اور اس

میں "افسانویت" پیدا کرنے کے لیے صرف بعض کردار تخیل کی پیداوار ہیں باقی تمام واقعات تاریخی و مستند ہیں جن کے حوالجات بھی اس میں درج کردیے گئے ہیں۔ چند ابتدائی ابواب میں جہاں دیوداسیوں اور مندر کی مرلیوں کا ذکر آگیا ہے کسی قدر عریانی پیدا ہوگئی ہے لیکن جب واقعات ہی عریاں ہوں تو اُن کا اظہار و بیان کس طرح عریانی سے محفوظ رہ سکتا ہے!۔ سلطان حیدر علی پر بعض متعصب مورخوں نے غاصب سلطنت اور غدار ہونے کا حکم لگایا ہے۔ لائق مصنف نے اس غلط بیانی کی تردید نہایت خوش اسلوبی سے ایک ناول کے پیرایہ میں، مگر تاریخی واقعات کی روشنی میں کی ہے بحیثیت مجموعی یہ ایک اچھی تصنیف ہے اور مقصد کے اعتبار سے بہت بلند و قابل قدر! اس کی سب سے بڑی خوبی وہ "ڈرامائی پن" ہے جو ختم ہونے تک پڑھنے والے کو بے چین کیے رکھتی ہے۔ اُمید ہے کہ محمود صاحب کی یہ کوشش عام طبقوں میں بہت مقبولیت حاصل کریگی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ صفحات ۳۸۴ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ محمد سراج الدین بک سیلر و پبلشر ڈکنس روڈ بنگلور۔ "م"

مسلمان بچوں کی پہلی کتاب از مقبول احمد صاحب سیوہاروی تقطیع خورد ضخامت ۳۶ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۲ر پتہ:- اسلامی کتاب گھر سیوہارہ ضلع بجنور۔

مقبول احمد صاحب نے مسلمان بچوں کے لیے پانچ کتابوں پر مشتمل ایک دینی نصاب لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ کتاب اس سلسلہ کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں چند مشہور حضرات کی آراء کے بعد پہلے "ہمارا خدا" کے عنوان سے پانچ شعروں کی ایک نظم ہے، پھر خدا کی پہچان پر ایک سبق ہے۔ اس کے بعد بچوں کے سمجھانے کے لیے چند مفید باتیں ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، نماز، قرآن، اذان، وضو اور مسجد سے متعلق بہت مفید سبق ہیں۔ اسی ضمن میں دو بچوں کا ایک مذہبی مکالمہ ہے۔ زبان نہایت آسان اور سلجھی ہوئی ہے، اور انداز بیان بھی چست اور موثر ہے۔ اس کتاب کا بچوں کے نصاب میں شامل کرنا بہت فائدہ مند ہوگا۔